| اردو (لازمی) | نہم 2017ء | پرچہ I: (انشائیہ طرز) |
| --- | --- | --- |
| وقت: 2 گھنٹے 10 منٹ | (پہلا گروپ) | کل نمبر: 60 |

## (حصہ اوّل)

**سوال 2:-** درجِ ذیل نظم و غزل کے اشعار کی تشریح کیجیے (تین اشعار حصہ نظم سے اور دو اشعار حصہ غزل سے): (10)

### (حصہ نظم)

(i)
آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

**جواب:** تشریح:

شاعر حالی اللہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہر شے میں تیری قدرت کا اظہار ہے۔ تیری ذات کی واحدانیت اور موجودگی کا اظہار ہے۔ صرف دل کی نگاہ سے دیکھنا شرط ہے۔ صبح کی ٹھنڈی ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے گیت گاتی ہوئی ہر جگہ پہنچتی ہے۔ ایک دن پوری دنیا اسلام کی روشنی سے منور ہو جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر یقین لے آئے گا۔



(ii)
تیری راہ میں خاک ہو جاؤں مر کر
یہی میری حرمت، یہی آبرو ہے

**جواب:** جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ) سوال نمبر 2(ii)۔

(iii)
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے

**جواب:** تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ میدان تو میدان، جنگلوں میں بھی ہرے رنگ کے بستر بچھ رہے ہیں۔ وہاں بھی ان ہرے بستروں سے ایک رونق سی آگئی ہے اور یہ رونق قدرت نے کسی ایک طرح کے ہرے بستر بچھانے سے نہیں بلکہ طرح طرح کے ہرے بستروں کو بچھانے کے ذریعے بخشی ہے۔

(iv) ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

**جواب**: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 2(iv)۔

## (حصہ غزل)

(v) نازکی اُس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

**جواب**: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 2(v)۔

(vi) کہوں کیا ہوئی عمر کیونکر بسر
میں جاگا کیا' بخت سویا کیا

**جواب**: تشریح:

شاعر زندگی کی تلخ حقیقت بیان کررہا ہے کہ میں نے ساری عمر ہر طرح کی آگاہی حاصل کی۔ جاگنے سے مراد آگاہی ہے۔ شاعر اپنی قسمت کا گلہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا۔ میری قسمت جاگی نہیں۔ انسان کی قسمت اگر اس کا ساتھ نہ دے تو اس کی ہر کوشش ناکام ہی رہتی ہے۔ کوشش کے باوجود وہ سب کچھ حاصل نہیں کرسکتا جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ یہاں شاعر اپنی ناکامی کا سبب اپنی قسمت کو سمجھ رہا ہے۔ اگر کسی انسان کی کوئی خواہش کوشش کے باوجود پوری نہیں ہوتی تو وہ قسمت کو کوسنے لگتا ہے کہ میری قسمت ہی خراب تھی' جو میری کوشش بھی ناکام ہوگئی۔

(vii) ان حسرتوں سے کہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

**جواب**: تشریح:

بہادر شاہ ظفر نے قید کے دوران یہ غزل لکھی۔ وہ کہتا ہے کہ قید سے پہلے آزادی تھی اور ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔ قید میں ہوں اور اتنا بے بس ہوں کہ کچھ نہیں کرسکتا۔ اور اتنا مایوس ہوگیا ہوں کہ جینے کی تمنا ختم ہورہی ہے۔ انسان کے دل میں آرزوئیں ہوتی ہیں۔ ایک کے بعد ایک ناکام ہو جائے تو دل مردہ ہو جاتا ہے۔ انگریزوں کے ظلم وستم نے انتہا کردی۔ بہادر شاہ ظفر

(iv) ڈالی گئی جو فصلِ خزاں میں شجر سے ٹوٹ
ممکن نہیں ہری ہو سحابِ بہار سے

**جواب**: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 2(iv)۔

## (حصہ غزل)

(v) نازکی اُس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

**جواب**: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ)' سوال نمبر 2(v)۔

(vi) کہوں کیا ہوئی عمر کیونکر بسر
میں جاگا کیا' بخت سویا کیا

**جواب**: تشریح:

شاعر زندگی کی تلخ حقیقت بیان کر رہا ہے کہ میں نے ساری عمر ہر طرح کی آگاہی حاصل کی۔ جاگنے سے مراد آگاہی ہے۔ شاعر اپنی قسمت کا گلہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قسمت نے میرا ساتھ نہ دیا۔ میری قسمت جاگی نہیں۔ انسان کی قسمت اگر اس کا ساتھ نہ دے تو اس کی ہر کوشش ناکام ہی رہتی ہے۔ کوشش کے باوجود وہ سب کچھ حاصل نہیں کر سکتا جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ یہاں شاعر اپنی ناکامی کا سبب اپنی قسمت کو سمجھ رہا ہے۔ اگر کسی انسان کی کوئی خواہش کوشش کے باوجود پوری نہیں ہوتی تو وہ قسمت کو کوسنے لگتا ہے کہ میری قسمت ہی خراب تھی' جو میری کوشش بھی ناکام ہو گئی۔

(vii) ان حسرتوں سے کہہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

**جواب**: تشریح:

بہادر شاہ ظفر نے قید کے دوران یہ غزل لکھی۔ وہ کہتا ہے کہ قید سے پہلے آزادی تھی اور ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔ قید میں ہوں اور اتنا بے بس ہوں کہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اور اتنا مایوس ہو گیا ہوں کہ جینے کی تمنا ختم ہو رہی ہے۔ انسان کے دل میں آرزوئیں ہوتی ہیں۔ ایک کے بعد ایک ناکام ہو جائے تو دل مردہ ہو جاتا ہے۔ انگریزوں کے ظلم و ستم نے انتہا کر دی۔ بہادر شاہ ظفر

کو جلا وطن کر دیا اور قید میں ڈال دیا۔ اس کے بچوں اور خاندان کو ختم کر دیا۔ باقی لوگوں کو در بدر ہونے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ اس ساری صورتِ حال سے بہادر شاہ ظفر بہت دل برداشتہ ہو گیا ہے۔ تمام خواہشات اور تمنائیں ختم ہو چکی ہیں۔ زندگی کے باقی دن گن گن کر گزار رہا ہے۔

## (حصہ دوم)

**سوال :3-** درج ذیل نثر پاروں کی تشریح کیجیے۔ سبق کا عنوان، مصنف کا نام اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی بھی لکھیے: **(5,5)**

(الف) انسان بھی، مثل اور حیوانوں کے ایک حیوان ہے اور جب کہ اُس کے دِلی قوٰی کی تحریک سُست ہو جاتی ہے اور کام میں نہیں لائی جاتی، تو وہ اپنی حیوانی خصلت میں پڑ جاتا ہے اور جسمانی باتوں میں مشغول ہو جاتا ہے۔

**جواب :** سبق کا عنوان: کاہلی مصنف کا نام: سر سیّد احمد خاں

### مشکل الفاظ کے معانی:

| | |
|---|---|
| مثل: مثال | دلی قوٰی: دل کی قوتیں |
| حیوانی خصلت: جانوروں کی عادتیں | مشغول: مصروف |

### تشریح:

اس پیرا میں مصنف یہ کہتا ہے کہ انسان بھی حیوانوں کی طرح ایک معاشرتی حیوان ہے۔ جب وہ دل کی قوتوں یعنی اپنی اندرونی قوتوں اور صلاحیتوں سے فائدہ حاصل نہیں کرتا ہے تو پھر ان اندرونی قوتوں اور صلاحیتوں کی حرکت سست پڑ جاتی ہے اور استعمال میں نہیں لائی جاتی اور جب انسان ان اندرونی قوتوں اور صلاحیتوں کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو پھر اس کے اندر انسان کی صفت ختم ہو جاتی ہے اور وہ حیوانی عادتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یوں انسانی صفت کو گنوا کر وہ پورے کا پورا حیوان بن جاتا ہے اور اس کی زندگی سے مقصدیت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مختصراً یہ کہ انسان کو اپنی ذہانت، عقل و شعور اور سمجھ بوجھ کو زندگی کے اہم مقاصد کا تعین کر کے استعمال میں لانا ضروری ہے تاکہ اس کی قابلیتیں زنگ آلود نہ ہوں اور وہ وحشت کی طرف نہ جا سکے۔ اس لیے انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرے اور اپنی اندرونی قوتوں اور صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائے۔

(ب) کمر جھک کر کمان ہوگئی تھی۔ ایک قدم چلنا مشکل تھا' مگر بات آ پڑی تھی اُس کا تصفیہ ضروری تھا۔ شیخ جمن کو اپنی طاقت' رسوخ اور منطق پر کامل اعتماد تھا۔

**جواب:** سبق کا عنوان: پنچایت    مصنف کا نام: منشی پریم چند

**مشکل الفاظ کے معانی:**

کمان: جھکا ہونا' خمدار ہونا    تصفیہ: فیصلہ
رسوخ: اثر    منطق: صحیح دلیل

**تشریح:**

زیرِ تشریح اقتباس میں مصنف (جمن کی خالہ کی جسمانی حالت کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے) کہ اُس کی کمر جھک کر بہت ہی خمدار ہوگئی تھی اور اس کے لیے ایک قدم چلنا بھی بہت دشوار تھا' مگر چونکہ ایک اُلجھاؤ پیدا ہوگیا تھا' لہٰذا اس اُلجھاؤ کا تصفیہ بھی ضروری تھا۔ لیکن دوسری طرف جمن کو اپنی طاقت' اثر اور منطق پر پورا بھروسہ تھا (اُسے یقین تھا کہ قرب وجوار میں ایسا کون تھا جو اس کا شرمندۂ منت نہ ہو؟ کون تھا جو اُس کی دشمنی کو حقیر سمجھتا؟ کسی میں اتنی جرأت تھی کہ وہ اس کے روبرو کھڑا ہوجاتا؛ اس وجہ سے شیخ جمن کو پنچایت کی دھمکی کی بالکل بھی کوئی پرواہ نہ تھی)۔

**سوال 4:** درجِ ذیل میں سے کوئی سے پانچ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (10)

(i) سراقہ بن جشم کیسے تائب ہوا؟

**جواب:** سراقہ بن جشم نے انعام کا سنا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تلاش میں نکلا۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم روانہ ہی ہو رہے تھے۔ اُس نے گھوڑا دوڑایا' گھوڑے نے ٹھوکر کھائی۔ دوبارہ گھوڑے کو دوڑایا' اس بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ بار بار ایسا ہونے پر اس کی ہمت ٹوٹ گئی۔ تب اُس نے آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے پاس آ کر معافی مانگ لی۔

(ii) انسان کب سخت کاہل اور وحشی ہوجاتا ہے؟

**جواب:** جب انسان اپنی تعلیم اور عقل کو کام میں نہیں لاتا' عارضی ضرورتوں کا منتظر رہتا ہے اور اپنے دلی قویٰ کو بے کار چھوڑ دیتا ہے تو وہ نہایت سخت کاہل اور وحشی ہوجاتا ہے۔

**(iii)** بلبل کے گانے کی کیا وجہ ہے؟

**جواب:** ماہرین کا خیال ہے کہ بلبل کے گانے کی وجہ اس کی غمگین خانگی زندگی ہے۔

**(iv)** سلیم میاں، علی بخش پر کیوں برہم ہوئے؟

**جواب:** سلیم میاں اپنے ملازم علی بخش پر اس لیے برہم ہوئے کہ اُس نے ان کے دوست امجد کو گول کمرے میں صوفے پر کیوں نہ بٹھایا؟ ریفریجریٹر سے نکال کر کوکا کولا کیوں نہ پیش کیا۔ برہم ہونے کی اصل وجہ یہ تھی کہ اب امجد سمجھے گا کہ ان لوگوں کو تواضع کا سلیقہ نہیں۔ یہ لوگ دیہاتی اور جنگلی ہیں۔

**(v)** مضمون نگار کے والد نے کس طرح اُسے تسلی دی؟

**جواب:** مضمون نگار کے نتیجے پر والد کو بہت دکھ ہوا۔ مضمون نگار نے جو باتیں جھوٹ موٹ اپنے والد کو کہیں انھیں یقین آ گیا۔ والد نے بیٹے سے کہا، گھبراؤ نہیں! اس سال پاس نہیں ہوئے تو اگلی بار پھر کوشش کر لینا۔

**(vi)** تصویریں اختر کی نہیں ہیں۔ اس انکشاف پر تجمل کا ردِ عمل کیا تھا؟

**جواب:** تجمل کو جب اس بات کا علم ہوا کہ تصویریں اختر کی نہیں، بلکہ کسی اور کی بنائی ہوئی ہیں تو اس پر اسے شدید دھچکا لگا اور اُس نے غصے سے اختر کو کہا تو تم مجھے دھوکا دیتے رہے اب تک۔ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنی پست سطح پر اتر چکے ہو۔



**(vii)** اُمیدِ بہار کے لیے کس بات کی ضرورت ہے؟

**جواب:** اُمیدِ بہار کے لیے شجر سے پیوستہ رہنے کی ضرورت ہے۔

**(viii)** شاعر نے اپنی کس بدنصیبی کا ذکر کیا ہے؟

**جواب:** بہادر شاہ ظفر اپنی اِس بدنصیبی کا ذکر کرتے ہیں کہ انھیں اپنے وطن میں قبر کے لیے دو گز جگہ بھی نہیں ملی۔

**سوال 5-:** کسی ایک سبق کا خلاصہ لکھیے: **(5)**

(الف) مرزا غالب کے عادات وخصائل (ب) امتحان

**جواب:**

## (الف) مرزا غالب کے عادات وخصائل

سبق ''مرزا غالب کے عادات وخصائل'' میں مصنف الطاف حسین حالی مرزا صاحب کے اخلاق وعادات کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مرزا غالب بہت ہی نفیس انسان اور وسیع اخلاق

کے مالک شخص تھے۔ وہ ہر شخص سے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص بھی ایک دفعہ ان کو مل لیتا وہ زندگی بھر ان سے ملنے کا شائق رہتا۔ دوستوں کو دیکھ کر تو بہت ہی خوش ہوتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے تمام ہندوستان میں بہت دوست تھے۔ جو خطوط وہ اپنے دوستوں کو لکھتے تھے ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت، غم خواری و یگانگت ٹپکتی تھی۔ مرزا صاحب کی طبیعت میں بہت زیادہ مروت اور لحاظ پایا جاتا تھا۔ عمر کے آخری حصہ میں ہونے کے باوجود وہ کسی بھی شعر یا قصیدہ کی اصلاح کرنے سے نہ گھبراتے تھے۔ اگرچہ ان کی آمدنی بہت ہی تھوڑی تھی، مگر ان کا حوصلہ بہت فراخ تھا۔ بہت کم ہی ایسا ہوا ہوگا کہ کوئی سائل ان کے دروازے سے خالی ہاتھ لوٹا ہو۔ وہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد اپنی حیثیت سے بڑھ کر کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب اپنے ان دوستوں کا خاص طور پر خیال رکھا کرتے تھے، جو مالی طور پر بہت زیادہ مستحکم نہ تھے اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے تھے۔ ایک دفعہ مرزا صاحب کے ایک دوست ان سے ملنے کے لیے آئے تو ان کا لباس بہت ہی حقیر تھا۔ مرزا صاحب کو انھیں اس لباس میں دیکھ کر بہت دکھ ہوا۔ مرزا صاحب نے یہ کہ کر کہ اُن کا لباس بہت ہی عمدہ ہے، وہ لباس ان سے لے لیا اور اپنا لباس ان کو پہننے کے لیے دے دیا۔ مرزا صاحب میں حسِ مزاح بھی بہت زیادہ تھی۔ ایک دفعہ ایک محفل میں آپ میر تقی میر کی تعریف کر رہے تھے تو وہاں شیخ ابراہیم ذوق بھی موجود تھے۔ انھوں نے سودا کو میر پر فوقیت دی۔ اس پر مرزا صاحب نے ان سے کہا "میں تو تم کو میری سمجھتا ہوں، مگر اب معلوم ہوا کہ آپ سودائی ہیں۔" اگرچہ مرزا صاحب کی آمدنی بہت قلیل تھی، مگر پھر بھی وہ بڑے خود دار اور وضع دار انسان تھے۔ شہر کے امیر و غریب سب سے ان کا ملنا جلنا تھا اور وہ پالکی کے بغیر باہر نہ جاتے تھے۔ مرزا صاحب کو آم بھی بہت ہی پسند تھے۔ ان کے دوستوں کے ہاں جب بھی آموں کی فصل ہوتی تو وہ مرزا صاحب کو آم بھیجا کرتے۔ بعض دفعہ تو مرزا صاحب خود دوستوں سے تقاضا کر کے بھی آم منگوا لیتے تھے۔ ایک دفعہ جب کسی نے مرزا صاحب سے آم کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسے ہونے چاہییں تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ آم میں دو باتیں ہونی چاہییں: ایک تو یہ کہ وہ بہت میٹھا ہو اور دوسرا یہ کہ یہ بہت زیادہ ہوں۔ مرزا صاحب کی اس بات پر سبھی ہنس پڑے۔

---

## (ب) امتحان

جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ) سوال نمبر 5 (ب)۔

سوال :6- نظم ''نعت'' کا مرکزی خیال/خلاصہ لکھیے اور شاعر کا نام بھی لکھیے۔ (5)

جواب : جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (دوسرا گروپ) سوال نمبر 6۔

سوال :7- دوست/سہیلی کے نام خط لکھ کر شکایت کیجیے کہ وہ آپ کو کیوں بھلا بیٹھے ہیں۔ (10)

جواب : 28/سی واپڈا ٹاؤن، حافظ آباد

11 مارچ 2017ء

پیاری سہیلی ایمن! السلام علیکم!

کہیے! آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ قوتِ حافظہ میں کمی تو نہیں آ گئی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گی۔ نئی جگہ پر نئی سہیلیاں بنائے بغیر چارہ نہیں ہوتا، مگر ساتھ کھیلی سہیلی تو فراموش نہیں ہوتی۔ جس طرح آپ مجھے بھولی ہیں، کیا میں بھی آپ کو بھول جاؤں۔ اپنی امی جان سے پوچھ کر لکھیے کہ بھولنا اچھا ہے کہ یاد رکھنا۔ تاکہ اسی کے مطابق میں بھی اب اپنے آپ کو تیار کر سکوں۔

ایمن! میری امی اور بہن بھائی تو آپ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔ پرسوں ابا جان بھی پوچھ رہے تھے۔ کیا اب ہمیں یاد کرتے آپ کو برا محسوس ہوتا ہے؟

میں اپریل کی تعطیلات میں امی جان کے ساتھ آ رہی ہوں۔ مل بیٹھیں گے تو شکوؤں کے دفتر کھلیں گے۔ اپنی امی اور ابا جان کو میرا سلام عرض کر دیں۔ حنا اور ھدیٰ کو پیار۔

والسلام

آپ کی سہیلی

تحریم اقبال

یا

ہیڈ ماسٹر/ہیڈ مسٹریس کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیے۔

جواب : بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول، لاہور

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں جماعت نہم بی کا طالب علم ہوں۔ میرے والد ایک پرائیویٹ

فرم میں ملازمت کرتے ہیں۔ ہم چھے بہن بھائی ہیں۔ تمام سکول میں زیرِ تعلیم ہیں۔ کرائے کے گھر میں رہتے ہیں۔ والد صاحب اکیلے بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ وقت اور حالات کا تقاضا یہی ہے کہ میں تعلیم ترک کر دوں، لیکن مجھے تعلیم حاصل کر کے ملک و قوم کی خدمت کا شوق ہے۔ براہِ مہربانی میری سکول فیس معاف کر دی جائے تا کہ میں اپنے والدین پر بوجھ بنے بغیر تعلیم جاری رکھ سکوں۔

عین نوازش ہوگی۔

العارض
آپ کا تابع فرماں
ا۔ب۔ج

مؤرخہ 22 اپریل 2014ء

---

**سوال :8-** ایک کہانی لکھیے جس کا عنوان ''سچ کی برکت'' ہو۔ **(5)**

**جواب :** ''سچ کی برکت''

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سفر پر جا رہے تھے۔ والد کی وفات کے بعد والدہ نے آپؒ کی پرورش نہایت اچھے انداز میں کی۔ تعلیم کے سلسلہ میں قافلہ کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوا۔ اور والدہ نے سفر کے واسطے 40 اشرفیاں جیب میں سی دیں اور ساتھ ساتھ نصیحت کی کہ بیٹا جھوٹ نہ بولنا۔ راستے میں قافلہ ڈاکوؤں نے لُوٹ لیا۔ ایک رہزن آپؒ کے پاس آیا اور پوچھا: کیوں لڑکے تیرے پاس کچھ ہے؟ آپؒ نے جواب دیا کہ میرے پاس 40 اشرفیاں ہیں۔ پہلا ڈاکو مذاق سمجھ کر چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح باری باری تینوں ڈاکوؤں نے پوچھ لیا۔ اُن ڈاکوؤں نے اپنے سردار سے کہا کہ یہ لڑکا ہمارے ساتھ مذاق کر رہا ہے۔ سردار نے آ کر اس لڑکے سے خود پوچھا۔ لڑکے نے کہا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرے پاس 40 اشرفیاں ہیں۔ لڑکے نے کہا کہ میری ماں نے چلتے وقت نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا، کبھی جھوٹ نہ کہنا۔ ڈاکوؤں کے سردار پر اس بات کا بڑا اثر ہوا۔ سوچا کہ یہ لڑکا ماں کا کتنا فرماں بردار ہے اور میں اللہ کی نافرمانی کر رہا ہوں۔ اُن سب نے فوراً توبہ کی اور وعدہ کیا کہ ہم آئندہ کبھی چوری نہ کریں گے۔

اخلاقی سبق / نتیجہ: ''سچ میں برکت ہے۔''

## یا

### تاریخ پاکستان کے موضوع پر مکالمہ تحریر کیجیے۔

**جواب**: "اُستاد اور شاگردوں کے درمیان تاریخِ پاکستان کے حوالے سے مکالمہ"

(کلاس میں لڑکے شور مچا رہے ہیں۔ اُستاد صاحب کے آتے ہی خاموشی چھا جاتی ہے)

**استاد:** انس! بتایئے پاکستان کب وجود میں آیا تھا؟

**انس:** پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا تھا۔

**استاد:** سب سے پہلے برِصغیر پاک و ہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

**انس:** محمد بن قاسم نے برِصغیر میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی اور بعد میں آنے والے فاتحین کے لیے سلطان محمود غزنوی اور محمد غوری نے راستہ صاف کیا تھا۔

**استاد:** شاباش! محمد بن قاسم نے کس سنہ میں ہندوستان پر حملہ کیا تھا؟

**صابر:** محمد بن قاسم نے 712ء میں حملہ کیا تھا جب کہ اس نوجوان فاتح نے راجہ داہر کو شکست دے کر سندھ میں اسلامی حکومت قائم کی۔



**استاد:** سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر کتنے حملے کیے اور اسلامی حکومت کو کس قدر وسعت دی؟

**امیر الحسن:** سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور پنجاب و سندھ کو اسلامی حکومت میں شامل کیا۔

**استاد:** سلطان محمد غوری نے دہلی کو فتح کیا اور اسلامی سلطنت کی حدود کو وسعت دی۔ اب بتایئے کہ مستقل اسلامی سلطنت کا بانی کون تھا؟

**عبداللہ:** ہندوستان میں مستقل اسلامی حکومت کا بانی سلطان قطب الدین ایبک تھا۔ اس کے بعد خلجی، تغلق، لودھی خاندان حکمران رہے۔

**استاد:** مغلیہ خاندان کا بانی کون تھا؟ اس دور کے مشہور حکمرانوں کے نام بتایئے۔

**محمود الحسن:** مغلیہ خاندان کے بانی کا نام ظہیر الدین بابر تھا۔ اس خاندان کے مشہور بادشاہ

ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہاں، اورنگ زیب اور بہادر شاہ ظفر ہیں۔

**استاد:** ہندوستان پر ہزار سالہ اسلامی حکومت کا خاتمہ کس بادشاہ پر ہوا؟

**مقصود احمد:** ہندوستان میں مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت بہادر شاہ ظفر پر ختم ہوئی اور انگریز ہندوستان کے حاکم ہو گئے۔

**استاد:** پاکستان کس طرح قیام پذیر ہوا؟

**طاہر شہزاد:** برِصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حالت نہایت ابتر ہو گئی تھی۔ انگریز اور ہندو دونوں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ توڑ رہے تھے۔ علامہ اقبالؒ نے قوم کو جھنجھوڑا اور پاکستان کا نظریہ پیش کیا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی شبانہ روز محنت اور جدوجہد نے انگریز اور ہندو کو شکست دے کر قائل کر لیا کہ پاک و ہند کے وہ علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے، پاکستان کے نام سے آزاد و آباد رہیں۔ چنانچہ 14 اگست 1947ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان ہوا اور قائداعظم پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

**سوال :9-** درجِ ذیل جملوں کی دُرستی کیجیے: **(5)**



(i) دل نے چاہا تو ضرور آؤں گا۔

دُرست: دل چاہا تو ضرور آؤں گا۔

(ii) ہم کو حج کرنا ہے۔

دُرست: ہمیں حج کرنا ہے۔

(iii) طارق نے اخبار خریدی۔

دُرست: طارق نے اخبار خریدا۔

(iv) ہاتھوں کے کوّے اڑنا۔

دُرست: ہاتھوں کے طوطے اُڑنا۔

(v) ڈوبتے کو کشتی کا سہارا بہت ہے۔

دُرست: ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوتا ہے۔

**یا**

درج ذیل جملوں کی تکمیل کیجیے:

(i) آخ تھو۔۔۔۔

مکمل: آخ تھو کہتے ہیں۔

(ii) پاک رہو۔۔۔۔

مکمل: پاک رہو بے باک رہو۔

(iii) چور کی داڑھی۔۔۔۔

مکمل: چور کی داڑھی میں تنکا۔

(iv) صورت نہ شکل۔۔۔۔

مکمل: صورت نہ شکل بھاڑ میں نکل۔

(v) کاٹھ کی ہانڈی۔۔۔۔

مکمل: کاٹھ کی ہانڈی بار بار نہیں چڑھتی۔